روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۔ ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ ۔ ۱۵ اخاء ۱۳۷۱ہش ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبّر کا تم میں نہ ہو

کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبّر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے۔ تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔ اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خُلق کرنا بھی ایک مَوت ہے۔ مَیں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو تُوں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔ مَیں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۶۹)

مستحق یتامیٰ یا اُن کے وُرثاء توجہ فرماویں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اُٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا اُن کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

اُمراء اضلاع و مربیانِ کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دار الضیافت ۔ ربوہ

یوم تحریک جدید ۲۳ اکتوبر ۹۲ء منایا جائے

امراء اضلاع و صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۹۲ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں ۹۲ء کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ ۲۳

باقی ص ۷ پر

علم میں اضافے اور حقائق الاشیاء کے انکشاف کیلئے دُعا کرتے رہنا چاہیئے

اقتباس از خطاب فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

"چونکہ حقائق الاشیاء غیر محدود ہیں اس لئے علم کی تلاش اور حقائق کی دریافت کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ بسا اوقات انسان اپنی دانست میں ایک بات کا علم حاصل کرتا ہے لیکن آگے چل کر پتہ لگتا ہے کہ اس نے اپنی عقل کی رُو سے جو بات معلوم کی تھی وہ غلط مفروضہ پر مبنی تھی اس لئے وہ اصل حقائق کے برخلاف ہے۔ اسی لئے انسان اصل حقائق سے پہلو تہی کرتے ہوئے جتنا اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے، اتنی ہی اس کی سابقہ غلطیاں ظاہر ہو کر اس کے سامنے آجاتی ہیں حتیٰ کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ انسان دریافتیں اور ایجادات زیادہ کرتا ہے یا اس پر اپنی غلطیاں زیادہ آشکار ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم علم میں اضافے اور حقائق الاشیاء کے انکشاف کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرتے رہیں۔

دُنیا میں بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ علم کی تلاش تو کرتے ہیں لیکن حقائق کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آگے چل کر ان کا علم جہالت ثابت ہو جاتا ہے حقائق سے پہلو تہی تحقیق کے غلط انداز کو رواج دینے کا موجب بنی ہے اور اسے (دینِ حق) کے خلاف تعصب رکھنے والے سکالرز نے رواج دیا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ اگر کسی موضوع پر سو آدمیوں نے علیحدہ علیحدہ کتابیں لکھی ہیں تو ایک اور آدمی اُٹھتا ہے۔ کوئی بات ایک کتاب سے لیتا ہے۔ اور کوئی بات دوسری کتاب سے لیتا ہے۔ اور اس طرح متفرق باتوں یا نظریات کو جمع کر کے ایک نئی کتاب پیش کر دیتا ہے۔ اب یہ تحقیق تو ہے لیکن اس میں حقائق نہیں ہیں۔۔۔ انسان کو چاہیئے کہ حقائق کی طرف متوجہ ہو۔ دوسروں کی خلافِ واقعہ باتوں کی طرف دھیان نہ دے۔ اور ان پر تکیہ نہ کرے۔ اور پھر ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرتا رہے کہ اے خدا ہمارے علم میں اضافہ ہی نہ کر بلکہ حقائق سے ہمیں آگاہ فرما۔

(اقتباس از خطاب فرمودہ امام جماعت احمدیہ الثالث ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵۔ اخاء ۱۳۷۱ ہش ۔ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء

جھوٹ کا شرک

شرک کی موٹی اور بہت ہی واضح مثال تو یہ ہے کہ کوئی کہے کہ خدا ایک نہیں بلکہ ایک سے زیادہ ہیں۔ اور ان ایک سے زیادہ کے پاس اپنی مرادیں لے کر جائے اور ان میں سے کسی ایک سے یا سب سے کہے کہ اس کی مدد کریں۔ اور یہ ایک سے زیادہ کئی چیزیں ہو سکتی ہیں۔ بُت بھی ہو سکتے ہیں جو بے جان ہیں۔ انسان بھی ہو سکتے ہیں۔ جو زندہ ہوں یا مُردہ اور اسی طرح کئی اور چیزیں۔ یہ شرک تو بالکل واضح ہے اور اگرچہ آجکل اس کی ایک صورت کم ہو گئی ہے۔ لیکن پھر بھی بہت زیادہ ہے۔ اور کئی دوسری صورتیں تو اسی طرح قائم ہیں۔ اگرچہ ان صورتوں کو اختیار کرنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ شرک نہیں کرتے۔ ایک سے زیادہ خداؤں کو نہیں مانتے۔ اور اگر ایسا نظر آتا ہے کہ وہ ایک سے زیادہ خداؤں کے ماننے والے ہیں تو وہ دراصل ایک ہی خدا کے "حصے" ہیں۔

لیکن ایک اور قسم کا بھی شرک ہے جو بظاہر اور بباطن بھی خدا کو ایک ماننے والے بھی بعض اوقات کر جاتے ہیں اور وہ ہے جھوٹ کا شرک۔ بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ جھوٹ بھی شرک ہی کی ایک قسم ہے۔ اور ایک بہت پھیلی ہوئی قسم ہے۔ اور ہے بھی ایسی۔ کہ محسوس ہی نہیں ہوتی۔ جھوٹ بولنے کو یہ سمجھتا ہے کہ ایک بات چھپائی ہی ہے نا۔ اور کیا کیا ہے۔ صرف یہ کہا ہے کہ ایسا ہے یا ویسا ہے۔ اس میں خدا کی شراکت کا ذکر کہاں سے آگیا۔ خدا کو ایک تو مانتے ہی ہیں اور خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ ایک ہے۔ جھوٹ بول کر نہ خدا کا انکار کیا ہے۔ نہ کسی اور کو اس کی خدائی میں شریک کیا ہے۔ لیکن بات یہ نہیں ہے۔ جھوٹ بولا کیوں جاتا ہے۔ اس لئے کہ سچ بول کر جو بظاہر نقصان اٹھاتا ہے اس سے بچا جائے جس کے پاس جھوٹ بولا گیا ہے اس کے متعلق یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہی تو ہمارے سچ کی سزا دینے والا ہے۔ جھوٹ کی وجہ سے وہ اس کو سچ کی سزا نہیں دے سکے گا۔ اور جو جھوٹ ہم نے بولا ہے اسے سچ سمجھ کر ہماری برأت کر دے گا۔

دراصل جس کے سامنے ہم جھوٹ بول کر جھوٹ سے بچنا چاہتے ہیں۔ اسے ہم خدائی میں شریک بناتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ صرف وہی اس بات کو سمجھے گا اور سچ سمجھ کر ہمیں معاف کر دے گا۔ حالانکہ ایسا کرنے والی ذات تو صرف خدا تعالیٰ کی ہے۔ پس جھوٹ بھی شرک ہے اور اس سے بچنا لازمی ہے۔

یہ ابتلا ہے مرا امتحان، سمجھو تم
بڑھائے گا یہ مری آن بان، سمجھو تم
میں مشکلات کو کیوں مشکلات سمجھونگا
خدا کی دین ہیں اور اس کا دان، سمجھو تم

ــــــ ابوالاقبال

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
جو خلوصِ دل کی رمق بھی ہے ترے ادّعائے نیاز میں

ترے دل میں میرا ظہور ہے ترا سر ہی خود سرِ طور ہے
تری آنکھ میں مرا نور ہے مجھے کون کہتا ہے دور ہے؟
مجھے دیکھتا جو نہیں ہے تو، یہ تری نظر کا قصور ہے

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

مجھے دیکھ رفعتِ کوہ میں مجھے دیکھ پستیٔ کاہ میں
مجھے دیکھ عجزِ فقیر میں مجھے دیکھ شوکتِ شاہ میں
نہ دکھائی دوں تو یہ فکر کر کہیں فرق ہو نہ نگاہ میں

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

مجھے ڈھونڈ دل کی تڑپ میں تو مجھے دیکھ روئے نگار میں
کبھی بلبلوں کی صدا میں سن کبھی دیکھ گل کے نکھار میں
مری ایک شان خزاں میں ہے مری ایک شان بہار میں

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

مرا نور شکلِ ہلال میں مرا حسن بدرِ کمال میں
کبھی دیکھ طرزِ جمال میں کبھی دیکھ شانِ جلال میں
رگِ جاں سے ہوں میں قریب تر ترا دل ہے کس کے خیال میں

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

وَلَا تَحْسَبَنْ ذَنْبًا صَغِيْرًا كَهَيِّنٍ
فَاِنَّ وِدَادَ اللَّمَمِ اِحْدَى الْكَبَائِرِ

اور تو چھوٹے سے گناہ کو بھی معمولی مت سمجھ کیونکہ چھوٹے گناہ کی محبت بھی بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔

وَاٰخِرُ نُصْحِیْ تَوْبَةٌ ثُمَّ تَوْبَةٌ
وَمَوْتُ الْفَتٰی خَیْرٌ لَّهُ مِنْ مَّنَاکِرٍ

اور میری آخری نصیحت یہ ہے کہ توبہ کر، پھر توبہ کر۔ اور گناہوں میں مبتلا ہونے کی نسبت جوان کا مر جانا بہتر ہے۔

اور تو چھوٹے سے گناہ کو بھی معمولی مت سمجھ کیونکہ چھوٹے گناہ کی محبت ہی بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔

اور میری آخری نصیحت یہ ہے کہ توبہ کر پھر توبہ کر اور گناہوں میں مبتلا ہونے کی نسبت جوان کا مر جانا بہتر ہے۔

ان اشعار میں سے پہلے شعر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ایک بنیادی بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ عام طور پر انسان چھوٹے چھوٹے گناہوں کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا اور وہ اس کی طبیعت کا ایک حصہ بن جاتے ہیں اور پھر وہ انہیں ترک نہیں کر سکتا۔ اور ترک نہ کر سکنے کی وجہ سے وہی گناہ ان کے لئے بڑے بڑے گناہوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان یہ ارادہ کر لے کہ اس نے چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نہیں کرنا۔ اور بڑی سے بڑی نیکی بھی کرنے کے لئے تیار رہتا ہے تو اس کی زندگی صاف اور پاک گزرے گی لیکن اگر کسی گناہ کو چھوٹا سمجھ کر اس کی پرواہ نہ کی جائے اور اسے بار بار ہونے دیا جائے تو انسان کی فطرت مسخ ہونی شروع ہو جاتی ہے اور وہ اس گناہ میں اس طرح ملوّث ہو جاتا ہے کہ وہی گناہ اس کی زندگی کا راستہ بن جاتا ہے۔ اور اس پر چل کر اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ وہ بعض ایسے گناہ کرے گا جنہیں وہ خود بھی بڑے سمجھتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے کے لئے نہ صرف بڑے گناہوں سے بلکہ چھوٹے گناہوں سے بھی بچنے کے لئے صرف اور صرف یہی ایک طریق ہے کہ انسان کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھے اور اس طرح کسی گناہ کے سرزد ہونے سے لاپرواہ نہ ہو جائے۔

دوسرے شعر میں حضور فرماتے ہیں کہ میری آخری نصیحت یہ ہے کہ توبہ کرنی چاہیئے۔ اور پھر توبہ کرنی چاہیئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف ایک دفعہ توبہ کر لینے کو کافی نہیں سمجھ لینا چاہیئے توبہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کا نام ہے۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ یہ بات اپنے واسطے لازم کر لینی چاہیئے کہ وہ توبہ کرے یعنی خدا تعالیٰ کی طرف لوٹے اور ہمیشہ اس کی طرف لوٹتا رہے۔ بعض اوقات انسان لمبی عمر کی دعا کرتا ہے۔ لیکن اگر لمبی عمر ایسی ہو جو گناہوں میں ملوث رہے تو ایسی لمبی عمر کا ہونا انسان کی بدقسمتی پر دلالت کرے گا۔ کیونکہ اگر اس کی زندگی پاک اور صاف نہیں ہے تو اس کا زندہ رہنا اس کے لئے کسی صورت میں مفید نہیں ہو سکتا۔ اسی سلسلے میں حضور فرماتے ہیں کہ اگر انسان نے گناہوں ہی میں مبتلا ہونا ہو تو اس سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ جوانی ہی میں اس دنیا سے گزر جائے یعنی اس کے ذمہ گناہ نہ ہوں۔ وہ پاک اور صاف زندگی گزار کر چاہے وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اس دنیا سے چلا جائے۔ جب انسان لمبی عمر کی دعا کرے تو اس کے ساتھ اسے یہ دعا بھی کرنی چاہیئے کہ اے خدا تو میری زندگی کے ہر لمحے کو پاک اور نیک اور صاف بنا تاکہ جتنا وقت بھی تو مجھے اس دنیا میں دے میں اچھی طرح گزار سکوں۔ تیری طرف میری توجہ رہے اور میں نیکیوں کے کرنے کو اچھی زندگی کا مقصد جانوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھیں اور ہمیں اس بات کی بھی توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اس کی طرف لوٹیں اور لمبی عمر کی دعا کے ساتھ ساتھ ہی یہ دعا بھی کریں کہ وہ ہماری زندگی کے ہر لمحے کو نیک اور پاک بنائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

بعض اوقات لباس کے بعض پرانے حصوں میں بھی یا لباس میں سے بعض پرانے لباس میں بھی ایسی عظمت پائی جاتی ہے، ایسا تقدس پایا جاتا ہے کہ نئے کپڑوں پر انسان ان کو ترجیح دیتا ہے۔ آج اسی قسم کا ایک لباس میں نے بھی پہنا ہوا ہے یعنی حضرت (امام جماعت الثانی) کا وہ کلاہ جس پر آپ پگڑی باندھا کرتے تھے۔ پرانا اتنا ہے کہ ایک دیکھنے والے نے کہا کہ حضرت صاحب کے کلے پر تو تلے کا کام ہوا کرتا تھا۔ میں نے کہا، ہے تو وہی تلے کا کام، لیکن امتدادِ زمانہ کی وجہ سے پہچانا نہیں جا رہا۔ میری بڑی بہن باجی جان ناصرہ بیگم نے مجھے عید کا یہ تحفہ دیا۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ لباس کے متعلق بعض غلط فہمیاں دور کر دینی ضروری ہیں۔

لباس انسان کے اندر کوئی عظمت پیدا نہیں کر سکتا، کوئی فخر پیدا نہیں کر سکتا، کوئی تقدس پیدا نہیں کر سکتا کتنے۔ کتنے ہی بڑے انسان کا لباس تبرکاً کوئی پہنے اس کا جذباتی تعلق تو ضرور ہے لیکن اس لباس کے پہننے سے اس میں کوئی شان پیدا نہیں ہو سکتی کتنا ہی اعلیٰ زربفت و کمخواب کا کپڑا کسی نے زیب تن کیا ہو اس کپڑے سے تو انسان کو عزت حاصل نہیں ہوا کرتی بلکہ معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

کپڑے انسانوں سے عزت پاتے ہیں

اس لئے ایسے اعمال کرنے چاہئیں کہ کپڑے پہننے والے اپنے کپڑوں کو برکت دیں اور عزت دیں نہ کہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔ سوائے ان کپڑوں کے جن کو اللہ نے ایسی برکت دی ہو کر بادشاہ بھی ان سے برکت ڈھونڈنے پر مجبور ہو جائیں۔ اس میں بھی تو یہی حکمت پیش نظر ہے۔

کپڑے کی قیمت کا کوئی تعلق نہیں ہے انسان کے مقام سے۔ ظاہری قیمت کچھ بھی ہو، حقیقت یہ ہے کہ کپڑا کسی اور مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے صفائی کی حد تک تو ضروری ہے کہ غریب بھی صاف رکھے، لیکن اگر اسے اچھا خوبصورت کپڑا میسر نہ آئے تو کوئی حسرت کا مقام نہیں ہے، کوئی دکھ کا مقام نہیں ہے، کسی قسم کی شرمندگی کا مقام نہیں ہے۔ اسے پوری جرأت اور پورے عزم اور پورے حوصلے کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہیئے یہ سوچ کر کہ وہ آقا جس کی خاطر ساری کائنات کو پیدا کیا گیا تھا، جس کے لئے زینتیں بنائی گئی تھیں اس کا اپنا لباس بڑا سادہ ہوا کرتا تھا۔

پس کپڑوں میں کوئی فخر نہیں بلکہ بعض اوقات کپڑے انسان کو اپنے مقاصد سے غافل کر دیتے ہیں۔ ایسے مواقع جب بھی اسلامی تاریخ میں درپیش آئے بعض اوقات خلفاء کو سختی کرنی پڑی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ بعض گورنروں کے متعلق جب یہ شکایت پہنچی کہ وہ ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور تنعم کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان کو کوڑے مار کر سزا دی جائے گی۔ اور یہ کپڑے اتار لے جائیں گے۔ تو خلفائے اسلام کو اس طرف توجہ دلانی پڑی کہ نہ صرف یہ کہ کپڑوں میں عزت نہیں بلکہ بعض دفعہ کپڑے ذلت اور فلاکت کا نشان بن جاتے ہیں، اگر اپنے مقصد سے غافل کر دیں۔

اس کے برعکس بعض پھٹے پرانے کپڑے جو اپنے مقصدِ حیات کو یاد دلانے میں کام آتے ہیں ان کو غیر معمولی عزت دی جاتی ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ کپڑوں سے زیادہ ان کی اہمیت ہو جاتی ہے ایک عارف باللہ کی نظر میں اس کی مثال کے طور پر ایک واقعہ آپ نے بارہا سنا ہوگا۔ لیکن وہ ایسا پیارا واقعہ ہے کہ بار بار سنانے سے بھی انسان نہیں تھکتا اور

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون ۔ سین

ویٹو ۔ سیکیورٹی کونسل

انڈونیشیا میں غیر وابستہ تحریک کے ۱۰۸ ممالک کی چوٹی کانفرنس نے اس بات کی مذمت کی کہ مغرب دوسرے ممالک کو دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں ویٹو کے حق پر اعتراض کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ اسے جس قدر جلد ہو سکے ختم کرنا چاہیئے۔ یہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے کہ اگر کبھی سیکورٹی کونسل نے اپنے اراکین سے ویٹو کا حق واپس لے لیا تو اس دسویں غیر وابستہ تحریک کی کانفرنس کے کردار کو ہمیشہ سراہا جائے گا اور دنیا کے تمام چھوٹے ممالک اس کے ممنون ہوں گے۔

وائس چانسلر / پروفیسر

کیا کوئی شخص وائس چانسلر بن جانے کے بعد یہ پسند کرے گا کہ وہ پھر کلاس ٹیچر کے طور پر اپنی ہی یونیورسٹی میں پروفیسر لگا دیا جائے۔ تنخواہ بھی کم رتبہ بھی کم اختیارات بھی کم۔ لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں ایسا ہو بھی سکتا ہے بعض لوگ تدریس کے اتنے رسیا ہوتے ہیں کہ وہ تنظیمی معاملات سے جان چھڑا کر کلاس ٹیچر کے طور پر کام کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں لیکن یہ کہنا بھی غلط نہ ہو گا کہ ایسے لوگ شائد سو میں سے پانچ ہوں باقی ۹۵ ایسے ہوں گے جنہیں اگر وائس چانسلر شپ سے فارغ کر دیا جائے تو وہ تدریس کے شعبے کو چھوڑ کر کسی اور جگہ ملازمت اختیار کر لیں گے یا کوئی اپنا ذاتی کام شروع کر دیں گے۔ ایک یہ نظریہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ اگر وائس چانسلر فارغ ہونے کے بعد اپنی ہی یونیورسٹی میں پروفیسر شپ قبول نہ کرے تو کیا اسکی قابلیت اور اسکی اہمیت سے بالکل فائدہ نہ اٹھایا جائے اور اسے تدریسی میدان سے فارغ ہوتے دیکھ کر آہیں بھری جائیں۔ اس کا ایک درمیانی راستہ بھی سوچا جا رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص وائس چانسلر نہ رہے تو اسکی قابلیت اور اہلیت سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے اسے وزٹنگ پروفیسر بنا دیا جائے اس طرح نہ صرف ایک یونیورسٹی کے طالب علم بلکہ کئی یونیورسٹیوں کے طالب علم اس کی قابلیت سے استفادہ کر سکیں گے۔ یہ فیصلہ ابھی ہوا تو نہیں لیکن اس معاملے کو زیر غور لایا جا رہا ہے اور عنقریب سب صوبجاتی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر وفاقی حکومت کے وزیر تعلیم کے ساتھ مل کر اس معاملے پر غور کریں گے اور کوئی فیصلہ سامنے آئے گا۔ اگر آپ ماہر تعلیم ہیں تو اپنی رائے سے الفضل کے قارئین کو نوازیں جس کے لئے ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔

سعودی عرب / قطر

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں سعودی عرب اور قطر میں سرحدی تنازعہ چل رہا ہے اگرچہ یہ تنازعہ ہے تو کچھ سال پرانا لیکن اب اس میں شدت آ گئی ہے۔ گذشتہ دنوں ایک جھڑپ میں تین افراد ہلاک بھی ہو گئے تھے۔ اب کویت کے وزیر اعظم نے سعودی عرب اور قطر کا دورہ کر کے کوشش کی ہے کہ اس تناؤ کو کم کیا جائے۔ سعودی عرب سے تو وہ پہلے مل چکے تھے۔ اس کے بعد وہ قطر گئے۔ ان کا خیال ہے کہ اس تنازعے کے جاری رہنے سے خلیج تعاون کونسل کمزور پڑ سکتی ہے اور نہ صرف ان دونوں ممالک کو نقصان ہو گا۔ بلکہ خلیج کی دیگر ریاستیں بھی نقصان اٹھائیں گی۔ ان کی کوشش یہ تھی کہ دونوں ممالک میں گفت و شنید کے ذریعے کوئی ایسا نکتہ سامنے آ جائے جو دونوں کو قبول ہو اور جھگڑا خوش دلی سے طے پا جائے۔ خلیج تعاون کونسل میں بحرین۔ کویت۔ عمان۔ قطر متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب شامل ہیں۔ اس سلسلے میں اس کونسل کے سیکرٹری جنرل عبداللہ بشارہ بھی کوشش کر رہے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ تعلقات مزید خراب نہ ہونے پائیں بلکہ موجود جھگڑا ابھی جلد از جلد طے ہو جائے تا کہ اس کا کوئی برا اثر دوسری ریاستوں پر نہ پڑے۔ ایسے ہی جھگڑے سارے علاقے کے امن کو تباہ کر سکتے ہیں۔

ماسٹرخت معاہدہ

ماسٹرخت کا معاہدہ یوروپین کمیونٹی اور یوروپین یونین کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے ہے۔ اس میں سیاست اور مالیات دونوں شامل ہیں۔ برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر نے اس معاہدے کی زبردست حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ ہم یوروپین کمیونٹی سے کسی طرح بھی الگ نہیں رہ سکتے لیکن جیسا کہ پہلے بھی خیال کیا جاتا تھا ان کی پارٹی میں اختلاف رائے موجود ہے بعض وزراء کا کہنا ہے کہ برطانیہ کو کسی صورت میں بھی یوروپین کمیونٹی کی مالی اور اقتصادی پالیسیوں میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ان خیالات کی وجہ سے پارٹی میں اختلافات بڑھ رہے ہیں۔ جب مسز تھیچر نے تین دفعہ الیکشن جیت لینے کے بعد اپنی وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دیا تھا۔ اس وقت بھی حالات ایسے ہی تھے۔ مسز تھیچر خود مالیاتی سکیم میں برطانیہ کو شامل نہیں کرنا چاہتی تھیں لیکن ان کے بعد جان میجر نے اپنے وزراء کو اس بات کی طرف مائل کرنا شروع کیا کہ برطانیہ کو یوروپ کی یونین میں پوری طرح شامل ہونا چاہیئے۔ البتہ بعض اراکین ان کی مخالفت کرتے رہے اور اب وہ مخالفت کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ اب ان کی پارٹی کے ۷۰ پارلیمانی ممبروں نے ایک دستاویز پر دستخط کئے ہیں جس کے ذریعے وہ یوروپین مالیاتی سکیموں سے الگ رہنا چاہتے ہیں۔ جان میجر پر اس وقت خاصا دباؤ ہے کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی پارلیمنٹ بیک آواز یوروپین کمیونٹی کی موجودہ جملہ سکیموں کی حمایت کرے البتہ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اگرچہ جان میجر کامیاب تو ہو جائیں گے لیکن ان کی کامیابی ہو سکتا ہے ان کی پارٹی میں شکست و ریخت کا باعث بن جائے۔

کوریا کے ناک

جاپان نے ۱۵۹۷ء میں کوریا پر حملہ کیا تھا۔ اور اسی حملے کے دوران کئی ہزار افراد گرفتار کر لئے گئے تھے۔ بات تو پرانی ہے لیکن اب اس کو کوریا کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کے سلسلے میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس حملے کے دوران جاپانی کمانڈروں نے فیصلہ کیا تھا کہ فتح کو اس طرح منایا جائے کہ کوریا کے جرنیلوں کے سر قلم کر کے جاپان لائے جائیں اور عام فوجیوں اور شہریوں کے ناک کاٹ کر جاپان بھیجے جائیں۔ اب ایک پروفیسر کم مون گل جو پوسان یونیورسٹی برائے تعلیم بیرونی ممالک نے کہا ہے کہ انہیں اجازت دی گئی ہے کہ وہ ان قبروں کو کھودیں جہاں یہ ناک دفن کئے گئے تھے اس جگہ کا نام "سن بٹ سوکا" ہے یا اسے ایک ہزار ناکوں کی قبر بھی کہا جاتا ہے۔ جس مقام پر یہ قبریں موجود ہیں وہ یزن میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ قبریں کھود کر آج سے ۴۰۰ سال قبل کاٹے گئے ۔ بیس ہزار ناک کوریا کو واپس کئے جائیں گے اور یہ تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے پہلا قدم ہو گا۔ ناک کاٹنے سے پہلے یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ فوجیوں کے کان کاٹے جائیں۔ لیکن بعد میں یہ حکم بدل دیا گیا اور کانوں کی بجائے ناک کٹوائے گئے۔ کہا یہ گیا تھا کہ کان کاٹنے سے اس بات کا پتہ نہیں چلے گا کہ جس شخص کا کان کاٹا گیا ہے اسے موت کے گھاٹ بھی اتار دیا گیا ہے۔ یا وہ اس کے نتیجہ میں موت کے گھاٹ اتر جائے گا۔ لیکن ناک کاٹنے سے اس کی موت کا ثبوت بھی مل سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ پروفیسر موصوف نے نو سال تک ناکوں کی ان قبروں کا مطالعہ کیا ہے اور کہا ہے کہ تقریباً پانچ سو جاپانی اور پانچ سو جنوبی کوریا کے لوگ جن میں سے کچھ بدھ مذہب کے پیرو ہوں گے۔ ایک تقریب میں حصہ لیں گے جسے استقبالیہ تقریب کا نام دیا گیا ہے۔ اور یہ تقریب سال رواں کے آخری ایام میں منعقد کی جانے کا امکان ہے۔ جنوبی کوریا کے چولا ضلع میں ان ناکوں کو دوبارہ دبایا جائے گا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں جاپان کے اس حملے کے نتیجہ میں سب سے زیادہ نقصان ہوا تھا۔

برطانیہ کا شاہی خاندان

برطانیہ کے شاہی خاندان کو جو مراعات سینکڑوں سال سے حاصل ہیں اب ان میں کمی کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں اب یہ کہا جا رہا ہے کہ ملکہ اور ان کے جانشین کی مراعات تو صحیح ہیں لیکن باقی افراد کی فہرست طویل سے طویل تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے مراعات میں کمی کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ شائد برطانوی وزیر اعظم جان میجر فی الحال ملکہ سے اس سلسلے میں بات نہ کر سکیں لیکن اب جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے ملکہ برطانیہ سے اس سلسلہ میں گفت وشنید کی ہے۔ ملکہ چونکہ اس وقت اپنے خاندان کے بعض افراد کے سیکنڈل کی وجہ سے خاصی پریشان ہیں اور چاہتی ہیں کہ شاہی خاندان کا تشخص قائم رہے اور اس کے وقار پر کسی طرح کوئی دھبہ نہ لگے ہو سکتا ہے کہ اب مراعات کی کمی پر آسانی سے مائل ہو جائیں۔ جب یہ مراعات کم کی جائیں گی تو ملکہ کی ذاتی جائداد جس کے متعلق اس وقت کہا جاتا ہے کہ سو ملین پاؤنڈ ہے اور جس پر کبھی ٹیکس نہیں لگا۔ اس پر ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ شاہی خاندان کے لئے جو مجموعی رقم ادا کی جاتی ہے اس میں بھی کمی کی جائے گی کہا جاتا ہے کہ ملکہ برطانیہ دنیا کی امیر ترین عورتوں میں سے ایک ہے۔

گذشتہ روز ایک رسالہ بزنس ایج میں یہ فہرست شائع ہوئی تھی۔ سب سے زیادہ امیر تو کرسٹن گولنڈرس GOULANDRIS کو بتایا گیا۔ جو بحری جہازوں کے مالک کی جانشین ہیں اور جن کی ذاتی ملکیت ۲۹۰، ملین پاؤنڈ ہے۔ اس فہرست میں ملکہ کا نام دسویں نمبر پر آتا ہے۔ آپ کی سالانہ آمد ۶، ملین پونڈ ہے اور یہ ساری رقم ٹیکس فری ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے بھی یہ کوشش کی جاتی رہی ہے کہ اس رقم پر ٹیکس لگایا جائے لیکن کبھی کامیابی نہیں ہوئی، اب عوام الناس بھی یہی چاہتے ہیں اور برطانیہ کی حکومت بھی اس بات کی طرف مائل ہے کہ ملکہ کی ذاتی آمد پر ٹیکس لگنا چاہیئے ملکہ کو بحیثیت ملکہ جو کچھ کرنا پڑتا ہے اس کے عوض انہیں آٹھ ملین پاؤنڈ سالانہ دئے جاتے ہیں۔ اور یہ اس فہرست کا ایک حصہ ہے۔ جسے سول لسٹ کہتے ہیں۔ یہ رقم محلات کی دیکھ بھال پر خرچ ہوتی ہے ملکہ کی ذاتی کشتی اور ہوائی جہاز پر جس میں سرکاری دورے کئے جاتے ہیں اور اسی طرح ان کے ذاتی سٹاف پر۔ بہرحال بات چل نکلی ہے اور اب ایسا لگتا ہے کہ شاہی خاندان کی مراعات کو کسی نہ کسی حد تک ختم کیا جائے گا۔

جاپان / روس

جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر سوٹوموفاٹا TSUTOMU FATA نے گذشتہ منگل کے روز کہا کہ ترقی یافتہ ممالک کو چاہیئے کہ وہ روس کو منڈی اقتصادیات کے سلسلے میں بھرپور امداد دیں۔ انہوں نے کہا کہ جاپان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس سال کے آخیر تک روس کو ۵ء۱ ارب امریکی ڈالر دے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر اپنی اس کوشش میں روس ناکام ہو گیا تو ہم سب کو مشکلات درپیش ہوں گی۔ اور ہمارے مسائل زیادہ گھمبیر ہو جائیں گے۔ اس لئے صنعتی ممالک کو یہ بات اپنی ذمہ داری کے طور پر سمجھنی چاہیئے کہ روس کو اس وقت جو امداد کی ضرورت ہے وہ اسے ملنا ضروری ہے۔ مسٹر فاٹا بزنس مینوں کے ایک گروہ سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے اس طرف بھی اشارہ کیا کہ روس کے وزیر اعظم اپنی پیش کردہ اصلاحات کو لاگو کرنے میں خاصی مشکلات محسوس کر رہے ہیں۔ ان سے اختلاف رکھنے والے ان پر اپنے دباؤ کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی لئے جاپان نے یہ فیصلہ کیا ہے اور دوسرے صنعتی ممالک کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے کہ ان مشکل حالات میں روس کی مدد کی جائے۔ جاپان نے جو ۵ء۱ ارب امریکی ڈالر دینے کی بات کی ہے یہ اس امدادی پیکج کا حصہ ہے جس کی مالیت ۶۵ء۲ ارب ڈالر ہے۔ اور جس کے متعلق پہلے ہی وعدہ کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ جاپان نے روس سے ایک معاہدہ کیا ہے جس کی بناء پر گیس پائپ لائن پراجیکٹ کے لئے ۶۰، ارب ڈالر روس کو بطور قرضہ دیئے جائیں گے البتہ جاپان نے یہ بات بار بار کہی ہے کہ روس اور جاپان کا تنازعہ جو چار جزائر سے متعلق ہے وہ حل کیا جانا چاہیئے۔ یہ چار جزائر روس کے پاس ہیں اور روس جاپان کے قریب آنے کی خواہش رکھنے کے باوجود یہ جزائر آسانی سے واپس کرتا نظر نہیں آتا۔ گذشتہ منگل کے روز روس اور جاپان دونوں نے متحدہ طور پر ایسی دستاویزات شائع کی ہیں جن کا تعلق مختلف علاقوں کے تنازعات سے ہے اور جس تنازعے کی موجودگی میں صدر بورس یلسن نے جاپان کا دورہ منسوخ کر دیا تھا۔ یہ مسودات روسی اور جاپانی دونوں زبانوں میں شائع کئے گئے ہیں۔ اور زیادہ تر جاپان کے ۱۶۴۴ء کے ایک نقشے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن جزائر کا تنازعہ ہے وہ کوناشیری، ایٹورافو ETORAFO شابومائی SHABOMAI شیکوٹان SHIKOTAN ہیں۔ اور ۱۹۴۵ء میں سوویت یونین کی فوجوں نے ان پر قبضہ کیا تھا۔

یوروپی یونین / معاہدہ

یوروپین یونین کو مضبوط بنانے کے لئے جو معاہدہ ان ممالک کے سامنے پیش کیا گیا ہے اسے ماسٹرخت معاہدہ کہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں برطانیہ کی لیبر پارٹی نے بلیک پول میں جب اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کی تو اس موقعہ پر اس معاہدے کے سلسلے میں برطانیہ میں ریفرنڈم کروانے کے خلاف بھاری اکثریت نے ووٹ دیئے۔ برطانوی وزیر اعظم اس معاہدے کی حمایت کرتے ہیں لیکن ان کی پارٹی کے بعض افراد نہ صرف مخالفت کرتے ہیں بلکہ اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ ریفرنڈم کروایا جائے۔ جان میجر کو لیبر پارٹی کے اس فیصلے سے بہت حوصلہ ملا ہے اور کہتے ہیں کہ کسی سوشلسٹ پارٹی کے کسی فیصلے سے وہ اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے اس فیصلے سے کہ ریفرنڈم نہ کروایا جائے۔ چونکہ وہ خود اس معاہدے کی حمایت کرتے ہیں اس لئے ان کے خیال میں کسی ریفرنڈم کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جس طرح ان کی پارٹی کے اندر ریفرنڈم کے لئے آوازیں اٹھ رہی ہیں تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ جان میجر کی اپنی پارٹی کے اندر سے مخالفت بڑھنی شروع ہو جائے گی۔ اس معاہدے کے متعلق فرانس، آئرلینڈ اور ڈنمارک میں ریفرنڈم ہو چکے ہیں۔ فرانس میں نہایت قلیل اکثریت کے ساتھ اس کے حق میں ووٹ ملے لیکن معاہدہ کی حمایت کرنے والوں کو خوشی اس بات سے ہوئی کہ بہرحال اکثریت نے ' چاہے وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو ' اس معاہدے کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ جان میجر اس معاہدے کو توثیق کے لئے اپنی پارلیمنٹ میں لانے سے گریز کر رہے ہیں۔ انہیں اس بات کا ڈر ہے کہ ان کی حکومت کے ووٹ اکثریت میں نہیں ہوں گے۔ لیبر پارٹی نے جو ریفرنڈم سے انکار کیا ہے تو اس بات سے کر کہیں اکثریت اس کے حق میں ووٹ نہ دے دے۔ اب اگر پارلیمنٹ میں یہ معاملہ پیش ہو اور حکومت کے کچھ لوگ حزب اختلاف کے ساتھ ووٹ دیں تو یقیناً جان میجر کو شکست کا سامنا ہو گا۔

اس وقت یورپ میں دو باتیں جو پارلیمنٹوں کے سامنے ہیں وہ بیروزگاری اور نسلی امتیاز کی پالیسی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ عوام الناس موجودہ حکومتوں کے خلاف ووٹ دیں گے۔ اگر برطانوی پارلیمنٹ میں حزب اختلاف اور کچھ حکومت کے اراکین مل جائیں تو حکومت کے پاس جو اس وقت قلیل سی اکثریت ہے وہ اس کی مددگار ثابت نہیں ہو سکتی۔ جان میجر کو اکتوبر ۱۶، کو ہونے والی یوروپین کمیونٹی کی چوٹی کانفرنس میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے۔ اور وہاں برطانیہ پر یہ دباؤ پڑے گا کہ وہ اس معاہدے کو جلد از جلد تسلیم کر کے اس کی توثیق کر دے۔

عبدالستار خان

انگلستان میں مسلم پارلیمنٹ؟

گذشتہ سال انگلستان میں ایک نام نہاد مسلم پارلیمنٹ قائم کی گئی اس کے بانی مبانی کلیم صدیق ہیں۔ پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس اس سال جنوری میں منعقد ہوا۔

کلیم صدیق نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ پارلیمنٹ کا مقصد انگلستان میں مقیم مسلمان بچوں اور بچیوں کو اعلےٰ تعلیم دلوانا۔ حلال گوشت مہیا کرنا اور نسلی امتیاز کو ختم کرنا ہے۔ پارلیمنٹ نے اپنے اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ ایک لاکھ پونڈ جمع کیا جائے جس سے مسلمان بچوں کو تعلیمی وظائف دیئے جائیں گے اور حلال گوشت مہیا کرنے کے سلسلہ میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ انگلستان میں صحیح حلال گوشت میسر نہیں آتا۔

اجلاس میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ کمیشن برائے نسلی امتیاز کو ختم کیا جائے۔ کیونکہ اس پر سفید لوگوں کا تسلط ہے جس کی وجہ سے کمیشن اپنے مقصد میں ناکام رہا ہے۔

اپنے اجلاس میں نام نہاد پارلیمنٹ

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترم مولانا غلام باری سیف صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

میرے مضمون میں رشید احمد صاحب چوہدری نے جن دو غلطیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک تو وفات کی تاریخ سے متعلق الفضل ۸ مارچ میں انیس ۱۹ فروری ہی تاریخ وفات درج ہے۔ میں نے یہ مضمون لکھ کر چوہدری صاحب کے بھائی کو بھی دکھلایا تھا۔ سعید احمد صاحب عالمگیر کی بیوی کو بھی یہ مضمون بھجوا دیا تھا۔ دوسری تصحیح ان کے دادا جان کے نام کے بارہ میں ہے۔ یہ میری غلطی ہے۔ چوہدری نظام دین صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں دو مرتبہ قادیان پوسٹ ماسٹر رہے ۱۸۸۳ء ۱۸۸۴ء انہوں نے ہی بھائی کی اولاد کی پرورش کی تھی چنانچہ رجسٹر روایات رفقاء ۱۳ میں وہ فضل الٰہی (والد عالمگیر) شکر الٰہی۔ عبدالواحد اور اپنے لڑکے عنایت الٰہی کو اپنے کنبہ میں لکھتے ہیں۔ (رجسٹر ۱۳ صفحہ ۴۱۶) اور عالمگیر صاحب بھی ان کا ہی ذکر زیادہ کیا کرتے تھے۔ دادا جان دادا جان کہا کرتے تھے۔

چراغ دین صاحب کے بارہ میں انہوں نے ٹھیک لکھا ہے۔ وہ بیعت نہیں کر سکے کہ جلد فوت ہو گئے۔ نظام دین صاحب کی بیعت ۹۰ء یا اکانوے کی ہے۔

مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

آپ کے توسط سے مجھے مکرم مبارک احمد صاحب اقبال آف فیصل آباد کا وہ خط ملا ہے جسمیں انہوں نے توجہ دلائی ہے کہ میں نے الفضل میں شائع شدہ ایک خط مورخہ ۲۰ ستمبر ۹۲ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا شعر غلط نقل کیا ہے پھر انہوں نے وہ دونوں شعر لکھے ہیں جو یہ ہیں:۔

ص ۱۲۵ کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار
ص ۱۳۹ اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار

میں خلوص دل سے اس غلطی کو تسلیم کرتا ہوں۔ دراصل میں نے صرف زبانی یادداشت سے یہ شعر لکھا تھا اور اس طرح پہلے شعر کا پہلا مصرعہ اور دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ اکٹھا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک احمد صاحب اقبال کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے تصحیح کرا دی ہے۔ غلطی سے پاک صرف اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات ہے۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے۔

بار بار سننے سے بھی نہیں تھکتا۔ ایاز اور محمود کا قصہ تو سب نے سن رکھا ہے کہتے ہیں ایاز سے محمود غیر معمولی محبت رکھتا تھا اتنا پیارا، ایسی شفقت کہ بڑے بڑے درباری، بڑے بڑے اونچے خاندانوں کے لوگ اور وزراء اور روؤساء اس مقام کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے تھے اور تھا وہ ایک غلام۔ اس سے زیادہ اس کی حیثیت نہیں تھی۔ اس غیر معمولی قربت کے سلوک نے اس کے لئے لوگوں کے دل میں حسد پیدا کر دیا۔ حاسد نگاہوں نے ہر طرف تلاش کیا کہ کسی طرح اس کا کوئی ایسا نقص مل جائے جس کے نتیجے میں بادشاہ اس سے بدظن ہو جائے۔ چنانچہ اور تو کچھ مل نہ سکا ایک جاسوس آنکھ نے یہ دیکھ لیا کہ ایاز راتوں کو چھپ کر کسی کوٹھڑی میں جاتا ہے جس پر مضبوط تالا لگا ہوا ہے اور پہرہ ہے اور کوئی شخص وہاں جا نہیں سکتا یہ سن کر جو روؤساء تھے ان کے دل بہت خوش ہوئے کہ اب یہ پکڑا گیا۔ خزانے سے جتنا مال چوری کرتا ہوگا یہ وہاں جا کر چھپا دیتا ہوگا اور جا کر ہیروں اور جواہر کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہوگا۔ چنانچہ بادشاہ کو چغلی کھائی گئی کہ آپ جس پر اتنا اعتماد کرتے ہیں اس کا تو یہ حال ہے کہ سارا خزانہ لوٹ کر اس نے ایک کوٹھڑی میں چھپا رکھا ہے اور رات کو چھپ کر جاتا ہے اور دیکھتا ہے محمود نے کہا چلو ہم بھی دیکھتے ہیں وہ کیسا خزانہ ہے۔ ایاز سے کہا کہ چلو آج میں تمہارا خزانہ دیکھوں گا۔ وہ خاموشی کے ساتھ چل پڑا۔ تالا کھولا گیا۔ اندر دیکھا تو خالی کمرہ تھا۔ ایک طرف ایک بہت ہی پھٹا پرانا بوسیدہ کپڑوں کا جوڑا پڑا ہوا تھا۔ جس پر نظر پڑنے سے گھن آتی تھی ایاز نے کہا میرے آقا میرا تو یہی خزانہ ہے۔ اس کو دیکھ کر میں آنکھیں ٹھنڈی کیا کرتا تھا۔

یہ تھی میری حیثیت،

یہ تھا میرا مقام جہاں سے آپ نے مجھے اٹھایا اور اس منصب پر پہنچا دیا۔ میں اس لئے یہاں آیا کرتا تھا کہ اپنے مقام کو نہ بھول جاؤں، آپ کے احسانات کو نہ بھول جاؤں فاخرانہ لباس زیب تن کرتے کرتے جب میرا بدن زیادہ آسائش محسوس کرنے لگتا تو میں اس جوڑے سے آ کے برکت پاتا تھا۔ یہ مجھے یاد دلاتا تھا کہ تم کون ہو اور کس مقام کے انسان ہو؟ تو اس جوڑے کی قدر و قیمت اس سارے شاہانہ فاخرانہ لباس سے زیادہ تھی ایک عارف کی نظر میں جو جانتا تھا کہ کپڑوں کی کیا قدر و قیمت ہوا کرتی ہے پس اگر غریبوں کے کپڑے آج خراب ہیں، اگر بعض غریبوں کو یہ بھی توفیق نہ مل سکی ہو کہ ان کے کپڑے سارے کے سارے نئے ہوں یا بعض بچوں کے وہ کپڑے نئے نہ بنا سکے ہوں تو ان کے لئے کوئی دکھ کا مقام نہیں"۔

(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۸۲ء)

جنرل آصف نواز کا سوانحی خاکہ

جنرل آصف نواز ۱۹۳۷ء میں جہلم کے نزدیک چکری راجگاں میں پیدا ہوئے سینٹ میریز راولپنڈی میں تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے عسکری تربیت رائل ملٹری کالج سینڈہرسٹ (برطانیہ) سے حاصل کی۔ جنرل آصف نے ۱۹۵۷ء میں پاکستان آرمی میں کمیشن حاصل کیا۔ ان کا تعلق سپاہ گری کی چوتھی نسل سے ہے۔ کمیشن پانے کے بعد پنجاب رجمنٹ کی شیر دل بٹالین میں تعینات ہوئے، جس کی کمان ان کے والد گرامی کر چکے تھے۔

یہ وہی پلٹن ہے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے جس کی کمان کی۔ جنرل آصف نواز نے ۱۹۷۲ء میں شیر دل کی بٹالین کی کمان کی۔

وہ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں میں عملی حصہ لے چکے ہیں۔ وہ سٹاف کالج کوئٹہ اور نیشنل ڈیفنس کالج راولپنڈی سے بھی فارغ التحصیل ہیں۔ ۱۹۷۸ء میں بریگیڈ کی کمان کی اور بعد میں ایک کور میں چیف آف سٹاف رہے۔ ۱۹۸۲ء میں میجر جنرل بننے کے بعد انہوں نے ساڑھے تین سال تک ایک انفنٹری ڈویژن کی کمان کی۔ بعد میں پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول کے کمانڈنٹ رہے۔ ۱۹۸۸ء میں لیفٹیننٹ جنرل کے رینک پر ترقی پانے کے بعد کراچی میں کور کمانڈر بنے۔ اس منصب پر وہ مارچ ۱۹۹۱ء تک فائز رہے۔ اس کے بعد انہیں جنرل ہیڈ کوارٹر میں چیف آف جنرل سٹاف تعینات کیا گیا۔

جنرل آصف نواز ہلال امتیاز (ملٹری)، اور ستارہ بسالت (دو دفعہ) کے اعزاز یافتہ ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں دو صاحبزادیاں عطا فرمائی ہیں

شذرات

سب میرین ری بلڈ کمپلکس

گذشتہ روز وفاقی وزیر میر ہزار خان بجرانی نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ پروگرام بنایا گیا ہے کہ آبدوزوں کو دوبارہ بنانے اور ان کی مرمت کے لئے ایک کمپلکس بنایا جائے گا جسے سب میرین ری بلڈ کمپلکس کہا جائے گا۔ اس کے ذریعے آبدوزیں کام کے قابل رکھی جا سکیں گی۔ یعنی جب بھی ضرورت پیش آئے انکی مرمت کی جا سکے گی۔ آپ ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ یہ سکیم کابینہ کی ڈیفنس کمیٹی نے منظور کر لی ہے۔ اور اب اس کی پلیننگ کی جا رہی ہے۔ یہ کمپلکس پورٹ قاسم کے مقام پر بنایا جائے گا۔ البتہ مسٹر بجارانی نے کہا کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ضرورت کے مطابق اسے اورماڑہ ORAMARAH میں تبدیل کیا جائے اور وہاں کمپلکس بنے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک کمپلکس کو پورٹ قاسم سے اورماڑہ تبدیل کرنے کا سوال ہے یہ ڈیفنس پروڈکشن ڈویژن کے زیر غور ہے۔ چونکہ اورماڑہ میں بحریہ کی آبدوزیں رکھی جا سکتی ہیں یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ کمپلکس وہیں بنایا جائے۔ انہوں نے اس خطرے کو مسترد کیا کہ مبینہ جناح پور کا کوئی ڈر ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں ڈیفنس منسٹر غوث علی شاہ نے کہا کہ ۲ ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک ہونے والا ائیر شو جو لندن میں ہوا تھا۔ پاکستان کے ڈیفنس ڈیلی گیشن نے اس میں شرکت کی تھی۔ اس وفد کی سربراہی وزیر بجرانی نے کی اور اس میں تینوں فوجوں کے نمائندے شامل تھے۔ "یہ ہمارے لئے ایک بہت اچھا موقعہ تھا۔ کہ اسلحہ کا معائنہ کیا جائے اور اس سے تعلق رکھنے والے دفاعی امور بھی سامنے آئیں"۔ وزیر دفاع نے ایک اور جواب میں کہا کہ ہمیں کوئی خاص مشکلات پیش نہیں آئیں یعنی جب سے جناح ٹرمینل کراچی میں کھولا گیا ہے اس وقت سے چھوٹی موٹی ٹیکنیکی غلطیوں کی وجہ سے کوئی بڑی مشکل پیش نہیں آئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۹۷ میں رانا شوکت محمود ولد چوہدری محمد الیوب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو۔ P خاص ضلع سیالکوٹ حال جاپان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۴-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) سکنی زمین ۲ مرلہ واقع پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ مالیتی ۴۰۰۰/- روپے (۲) زرعی زمین میں حصہ ۳ کنال واقع پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے۔ (۳) نقد رقم ۱۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۶۰۰۰/- ین ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رانا شوکت محمود ناگویا جاپان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد یونس وصیت نمبر ۲۴۴۴۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالحمید کریم ولد مولوی فضل کریم ناگویا جاپان۔

مسل نمبر ۲۸۵۹۸ MAHA ۱ NABIH AHMAD DABBOUS D/O NABIH AHMAD DABBOUS پیشہ انجینئر عمر ۳۶ سال بیعت ۹-۷-۸۹ ساکن لنڈن۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۳-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) چار بیڈ روم جو کہ پہلے خاوند کے ساتھ والے مکان کے ساتھ ہیں مالیتی دو۲ لاکھ پونڈ۔ ۵۰۰۰۰/- یعنی ۲۵ ہزار پونڈ۔ (۲) ایک کار پرانی مالیتی ۱۵۰۰/-۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ MAHA NABIH AHMAD DABBOUS ۵ کرینگ ہال روڈ لنڈن۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید نعیم احمد شاہ لنڈن گواہ شد نمبر ۲۔ مبارکہ چوہدری لنڈن۔

مسل نمبر ۲۸۵۹۹ DHUL ۱ WAQAR YAQUB S/O JAMES H. JACABS (DECEASED) پیشہ WELDER عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۷۰ء ساکن U.S.A۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۳-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۸۲.۸۰/- ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ DHUL WAQAR YAQUB U.S.A۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رشید یحیٰی وصیت نمبر ۲۱۱۶۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مسعود اے قاضی U.S.A

مسل نمبر ۲۸۶۰۰ میں مامون الرشید ولد عبدالرشید قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۷-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) موٹر سائیکل ماڈل ۱۹۸۶ء مالیتی ۲۰۰۰۰/- روپے۔ (۲) سائیکل مالیتی ۵۰۰/- روپے۔ (۳) گھڑی مالیتی ۵۰۰/- روپے۔ (۴) نقد ۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مامون الرشید ولد عبدالرشید ۲۲۷ سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مسعود احمد عابد وصیت نمبر ۲۲۳۲۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۰۱ میں امۃ النور صاحبہ بنت چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب قوم جٹ کھوکھر پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۳۶ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۷-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی نو۹ ماشہ مالیتی ۲۳۲۵/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ النور بنت چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ۱۲/۳۶ دارالعلوم شرقی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ منور احمد قمر کارکن دفتر زراعت تحریک جدید گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد ندیم ۱۲/۳۶ دارالعلوم شرقی

بقیہ: ص۱ سے آگے

اکتوبر ۹۲ء منانے کا اہتمام فرمائیں۔ اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرے نیز اس دن خطبہ میں بھی احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ اور پھر یوم تحریک جدید منانے کی رپورٹ بھی ارسال فرمائیں

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

ولادت: مکرم تنویر الدین صاحب صابر ولد لعل دین صاحب صدیقی بمقام دارالنصر غربی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم اکتوبر ۹۲ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نابغہ تنویر تجویز فرمایا ہے۔ احباب بچی کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۔ ۱۴۔ اکتوبر سردی بڑھ رہی ہے اور گرمی کم ہو رہی ہے ۔ آج صبح سے واپڈا کی پیشگی اطلاع کے بموجب بجلی بند ہے ۔

○ حکومت پاکستان نے شام کی حکومت سے درخواست کی ہے کہ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے بھائی میر مرتضیٰ بھٹو کو پاکستان کے حوالے کیا جائے حکومت نے اس سلسلے میں انٹرپول کی خدمات حاصل کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے ۔ شام کے ناظم الامور کو دفتر خارجہ میں طلب کر کے اس بارے میں حکومت پاکستان کے مؤقف سے آگاہ کیا گیا ۔ حکومت نے یہ کارروائی میر مرتضیٰ بھٹو کے اس مبینہ انٹرویو کے بعد کی ہے جس میں انہوں نے الذوالفقار تنظیم کے حوالے سے دہشت گردی کی متعدد وارداتوں کا اعتراف کیا اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ ان سرگرمیوں کو جاری رکھیں گے ۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وہ ہر سیلاب زدہ کو امداد پہنچنے تک رابطہ کی مہم جاری رکھیں گے ۔ انہوں نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ مکانوں اور دکانوں کی تعمیر کے لئے گارا اور اینٹیں خود اٹھاؤں ۔ انہوں نے کہا کہ تباہ ہونے والی فصلوں اور دریا برد ہونے والی اراضی کے کاشتکاروں کی امداد کے لئے بھی حکمت عملی تیار کی جا رہی ہے ۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ مارشل لاء ضرور آئے گا ۔ سب کو احتساب کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ انہوں نے کہا کہ اخبار والے ہوشیار رہیں ۔ لاہور میں ہنگامے کا پروگرام بنایا ہے انہوں نے کہا کہ میری ساری عمر کی کمائی محمد خان جونیجو نے ضائع کر دی ۔

○ حکومت کے خلاف تحریک چلانے پر تینوں اپوزیشن اتحادوں میں اتفاق رائے ہو گیا ہے ۔ پی ڈی اے نے بلوچستان حکومت سے الگ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ اسلام آباد میں محترمہ بے نظیر اور مولانا فضل الرحمن سے مصطفیٰ جتوئی کی ملاقاتیں ہوئیں ۔

○ مصر میں شدید زلزلے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۴۵۰ ہو گئی ۔ چار ہزار افراد زخمی ہو گئے ۔ ۱۲۷ افراد سرکاری دفاتر میں ہلاک ہوئے ہیں ۔ زیادہ جانی نقصان قاہرہ کی دو بڑی عمارتوں کے گرنے سے ہوا ۔ سکولوں کے درجنوں بچے بھی ہلاک ہو گئے ۔ سکندریہ کا لائٹ ہاؤس تباہ ہو گیا ، صدر حسنی مبارک چین کا دورہ مختصر کر کے وطن واپس پہنچ گئے ہیں ۔

○ پنجاب اسمبلی نے صوبے میں نئے یونیورسٹیوں کے قیام کی قرارداد مسترد کر دی ہے ۔

○ مقبوضہ کشمیر میں قابض بھارتی فوج نے ۱۵ کشمیریوں کو شہید اور ۱۱۰ کو گرفتار کر لیا ہے ۔ بارہ مولا اور اوڑی میں لوگوں کو فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا ۔

○ مری قبیلے کی بجارانی شاخ نے قبیلے کے سربراہ خیر بخش مری کو سربراہ ماننے سے انکار کرتے ہوئے حکومت کے خلاف مسلح مزاحمت کرنے کے لئے مسلح فورس قائم کر لی ہے ۔ وہ بجارانی سرداروں کی اجازت کے بغیر اپنے علاقے میں تیل اور گیس تلاش نہیں کرنے دیں گے ۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ قومی اسمبلیوں کے ٹوٹنے کا تو ذکر کیا ہے ، اسمبلیوں کے ہلنے کا بھی کوئی امکان نہیں ہے ۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ اسمبلیاں لوہے اور کنکریٹ سے بنی ہوئی ہیں ۔

○ آپریشن کلین اپ کے خوف سے درجنوں ڈاکو کراچی میں روپوش ہیں یہ ڈاکو سبزی فروش ، گوالوں اور ریڑھی والوں کے روپ میں تخریبی کارروائیوں میں سرگرم ہیں ۔

○ کشمیریوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ سفید پرچم اٹھا کر ۲۴ ۔ اکتوبر کو کنٹرول لائن توڑ دیں گے ۔

○ صدر اسحاق ہولناک حادثے سے بال بال بچ گئے ۔ منگل کی صبح صدر جے ایس ہیڈ کوارٹر جا رہے تھے کہ ائیر پورٹ چوک پر فضائیہ کی ایک سوزوکی پک اپ تیزی کے ساتھ سامنے آ گئی ۔ صدر کے سکواڈ میں سے ایک ڈرائیور نے حاضر دماغی سے اپنی گاڑی سامنے والی گاڑی کے آگے کر دی جس سے دونوں میں شدید تصادم ہو گیا ۔ حادثہ میں متعدد افراد شدید زخمی ہو گئے ۔ خفیہ ایجنسیاں تحقیقات کر رہی ہیں کہ یہ سازش تھی یا حادثہ

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں کشیدگی ہونے کے بعد اب سپیکر بھی اس کی لپیٹ میں نظر آ رہے ہیں ۔

○ غلام مصطفیٰ جتوئی کا کہنا ہے کہ حکمرانوں کا بوریا بستر گول ہونے والا ہے نئی آنے والی حکومت ایسا محاسبہ کرے گی کہ آئندہ ستر برس یاد رہے گا ۔

○ سندھ کابینہ میں آئندہ ہفتے توسیع کا امکان ہے ۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

نے سربیا کو مکمل چھوٹ دی ہے ۔ اور بوسنیا کی امداد کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ۔

انگلستان میں موجود دیگر اسلامی تنظیموں نے اس نام نہاد پارلیمنٹ کی سخت مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مسلمانوں کی نمائندہ نہیں ہے نیز کہا ہے کہ جب انگلستان میں MOTHER OF THE پارلیمنٹ جو PARLIAMENT کہلاتی ہے کی موجودگی میں کسی اور نام نہاد پارلیمنٹ کا وجود بے مقصد اور غیر قانونی ہے ۔

ضرورت ہے

۱۔ آفس ورک کیلئے آدمی ۔ تعلیم کم از کم میٹرک (عمر ۲۵ تا ۳۵ سال)

۲۔ آٹو ربڑ پارٹس اور ویلڈنگ کا کام سیکھنے کے لئے لڑکے ۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی دیا جائے گا (رہائش مفت ہوگی) دیہاتی لڑکوں کو اولیت دی جائے گی ۔

میاں بھائی ۱۰۔ اینٹگمری روڈ ۔ لاہور

فون نمبر ۲۲۳۳۷۳ - ۲۲۳۳۷۲

وار ئیر کیمیکل کمپنی کی معیاری مصنوعات

اپنے پیارے گھر اور ماحول کو مضر صحت جراثیموں اور کیڑے مکوڑوں سے پاک کرنے کے لئے نیز اپنے فرنیچر اور لکڑی کی چھتوں اور دروازوں کو دیمک اور دوسرے کیڑوں سے بچانے کے لئے وار ئیر کی فخریہ مصنوعات استعمال کریں ۔ اللہ نے چاہا تو ہم اپنی مصنوعات کے اعلیٰ ظرف خریداروں کی توقع پر پورا اتریں گے ۔

وار ئیر کی معیاری مصنوعات

○ وار ئیر فینائل ○ وار ئیر آئل سپرے

○ وار ئیر انسکٹ کلر پوڈر ○ وار ئیر اینٹی ٹرمائیٹ

مندرجہ بالا مصنوعات کے علاوہ وار ئیر کیمیکل کمپنی نے بفضل تعالیٰ جدید تحقیق کے بعد کپڑے دھونے والا صابن "بھائی سوپ" بنایا ہے جو کہ معیار میں اعلیٰ ..... مقدار میں پورا

کرے ایک وقت میں تین کام

دھوئے بھی ــــ چمکائے بھی ــــ کپڑوں کو مہکائے بھی

"بھائی سوپ"

وار ئیر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ پاکستان (فیصل آباد)